6240 ـ فوت شدہ خاوند کی بیوی کی اپنے اصلی ملک واپسی

سوال

میرے سوال کا تعلق میری والدہ کی عدت سے ہے :
میرے والدین امریکہ کی سیرکے گئے تو والد صاحب وہیں بہت بیمار ہونے کے بعد وفات پا گئے ، تواس وقت سے لیکر ابھی تک والدہ امریکہ میں اسی گھر میں رہائش پذیر ہیں جہاں وہ والد صاحب کے ساتھ رہتی تھیں اوریہ گھر ہمارے ایک رشتہ دارکی ملکیت ہے ۔
توسوال یہ ہے کہ : کیا میری والدہ پر اپنی عدت وہیں گزارنا واجب ہے یا کہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے وطن واپس پاکستان واپس آجائیں ؟
معاملات کی پیروی کرنے کے لیے ان کا پاکستان واپس آنا بہت ہی اہم ہے مثلا املاک وغیرہ کے معاملات ... الخ
میرے سوال کا شریعت اسلامیہ کےمطابق جواب دینے کے لیے میں آپ کا ممنون ومشکور ہوں گا

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خاوند کی وفات کے بعد عدت گزارنے والی عورت کا گھر میں رہ کرعدت گزارنے میں علماء کرام کے دو قول ہیں :

ان میں سے مشہور اورقوی قول یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھرمیں ہی عدت گزارے ۔

اکثر علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ بھی شامل ہیں کا یہی قول ہے ان کی دلیل میں مندرجہ ذیل حدیث شامل ہے :

فریعہ بنت مالک رضي اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اوران سے سوال کیا کہ اس کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کوتلاش کرنے نکلا اورجب وہ ان کے قریب جا پہنچا توانہوں نے اسے قتل کردیا توکیا وہ اپنے خاندان بنو خدرہ میں واپس چلی جائے کیونکہ میرے خاوند نے مجھے اپنی ملکیت والے گھر میں نہیں چھوڑا ؟

وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا جی ہاں آپ جاسکتی ہیں ، تو میں واپس پلٹی اورابھی کمرہ یا مسجد میں ہی تھی توانہوں نے مجھے بلایا ، یا پھر مجھے حکم دیا ، میں وہی قصہ دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم كے سامنے دھرایا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ تم اپنے گھر میں ہی رہو حتی کہ تمہاری عدت ختم ہوجائے ۔

ان کا کہنا ہے کہ میں نے اس گھر میں چارماہ دس دن عدت گزاری ، اورجب عثمان رضي اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا وقت آیا توانہوں نے مجھ سے اس کے متعلق سوال کیا اورمیں نے انہیں بتایا توانہوں نے بھی اسی کی پیروی کرتے ہوئے فیصلہ کیا ۔ سنن ابوداود ، سنن نسائي ، سنن ترمذی ، سنن ابن ماجہ ، امام ترمذی ، ابن حبان ، حاکم ، اورابن نعیم رحمہم اللہ تعالی وغیرہ نے اس حدیث کوصحیح قرار دیا ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : اس میں ایسی کوئي چيز نہیں جوسنت صحیحہ کورد کرنے کا باعث ہو جسے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اوراکابر صحابہ کرام نے قبول کیا ۔ اھ دیکھیں زاد المعاد (5 / 691)۔

فائدہ :

بعض اوقات عدت گزارنے والی عورت اوریا پھر اس کے گھر میں کوئی اضطراری حالت پیدا ہوسکتی ہے مثلا : ڈر اورخوف ، انہدام ، غرق ، یا پھر دشمن کاخوف ، یا وحشت ، یا یہ کہ وہ فاسق فاجر لوگوں کے درمیان رہائش پذیر ہو ، یا پھر اس کے ورثہ اسے وہاں سے لانے کا ارادہ کرلیں ، یا پھر اس کا وہاں رہنا اولاد یا مال ودولت کے ضیاع کا باعث بن جائے ، وغیرہ ۔

احناف ، حنابلہ ، مالکیہ کے جمہور علماء کے ہاں اس حالت میں اس کے لیے وہاں سے اپنی مرضی کی رہائش میں منتقل ہونا جائز ہے ، اوراس کے لیے لازم نہیں کہ وہ قریبی رہائش اختیار کرے بلکہ وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوسری رہائش میں بھی وہ ان احکام کی پابندی کرے گی جوپہلی رہائش میں کرتی تھی ۔

اورجوعورت اپنے خاوند کی فوتگی کے وقت والے گھرمیں رہتے ہوئے اپنے معاملات کوچلا سکتی ہو اسے وہاں سے منتقل ہونا صحیح نہیں کیونکہ اس کا کوئی عذر نہیں ہے ، مثلا وہ وراثت یا املاک کےبارہ میں کسی معتبرشخص کووکیل بناسکتی ہے ۔

اس بنا پر اگر آپ کی والدہ جس گھرمیں اپنے خاوند کی فوتگی کے وقت رہ رہی تھی وہاں پر عدت گزارسکتی ہے اوراس کے لیے ممکن ہے تووہ اسی گھرمیں عدت گزارے ۔

واللہ اعلم .